بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ ۲۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۳۸	۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۲ احسان ۱۳۴۷ہش ۔ ۲۲ جون ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

79

اخبار احمدیہ

•۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج کل مری میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

•۔ احباب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت یابی کے لئے بھی خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ حضرت سیدہ مدظلہا کی طبیعت لاہور میں ٹانگ کے درد اور ضعف کی وجہ سے پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

•۔ محترم حافظ محمد فاضل صاحب کی بینائی کم ہوتی جارہی ہے۔ نیز محترم علی گوہر صاحب گذشتہ ان دنوں بوجہ بخار بیمار ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت ان دونوں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

•۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ہاں ۱۹ احسان کو پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ محترم منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے نیز بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

ضروری اعلان

داخلہ ایم ۔ اے (عربی) برائے تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایسے طلباء و طالبات جو بی ۔ اے کے امتحان میں کامیابی کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ایم ۔ اے (عربی) کلاس میں داخلہ لینے کے متمنی ہوں وہ مورخہ ۲۶ احسان ۱۳۴۷ ہش (بمطابق ۲۶ جون ۱۹۶۸ء) بروز بدھ ٹھیک صبح ۹ بجے کالج میں تشریف لے آئیں۔ ان کے لئے عربی گرامر وغیرہ کا ایک نصاب مقرر کر دیا جائے گا۔ جس میں داخلہ سے پہلے ان کا مختصر سا امتحان لیا جائے گا۔

اس کے علاوہ یاد رکھنا چاہئیے کہ ایم ۔ اے (عربی) میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم نے بی ۔ اے میں عربی کا مضمون اختیاری پڑھا ہو یا اس کے برابر لیاقت ہو جو طلباء و طالبات اس شرط کو پورا نہ کرتے ہوں وہ ایم ۔ اے (عربی) میں داخلہ کے لئے کالج سے رجوع نہ فرمائیں۔

(پرنسپل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے امدادِ الٰہی کی سخت ضرورت ہے

اسی لئے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنے پر خاص زور دیا گیا ہے

یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمالِ صالحہ کی۔ جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا۔ اسی طرح انسان کے ساتھ شیطان لگا رہتا ہے پس اگر انسان نیک عمل کر کے اس کے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ تمام مخلوقات مثلاً مسلمان ہی ہیں [illegible] کے فرائض میں پابند ہیں مگر اس میں کوئی ترقی نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک عمل کے بڑھانے کا خیال ان کو نہیں ہوتا اور رفتہ رفتہ وہ عمل رسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پس مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تو کلمہ پڑھنے لگے ہندوؤں کے گھر میں ہوتے تو رام رام کرتے۔

یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا لے تو ترقی ہوتی ہے مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امدادِ الٰہی کی سخت ضرورت ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہ نمائی پر پہنچ جاتے ہیں جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضل الٰہی وارد نہیں ہوگا اور بغیر امدادِ الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ چور، بدمعاش، زانی وغیرہ جرائم پیشہ لوگ ہر وقت ایسے نہیں رہتے بلکہ بعض وقت ان کو ضرور پشیمانی ہوتی ہے۔ یہی حال ہر بدکار کا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان میں نیکی کا خیال ضرور ہے۔ پس اس خیال کے واسطے اس کو امدادِ الٰہی کی بہت ضرورت ہے۔ اسی لئے پنج وقتہ نماز میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا اس میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ فرمایا اور پھر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۲۲۴، ۲۲۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ایمان کا مقصد یہ ہے کہ انسان فلاح دارین حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی رحمتوں کا وارث ہو

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے تین اہم ذمہ واریاں انسان پر عائد کی ہیں

خوفِ خدا کے تحت تمام برائیوں سے بچا جائے۔ محبتِ الٰہی کی ہر راہ کو اختیار کیا جائے۔ قربانی کی ہر راہ پر گامزن رہا جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ ہجرت ۱۳۴۷ہش — بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(مائدہ ۳۶)

اس کے بعد فرمایا۔

گزشتہ دنوں مجھے نقرس کی شدید تکلیف رہی گو اب بہت حد تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے لیکن ابھی کچھ تکلیف باقی ہے۔ اسی طرح چند دن نزلہ کا بھی بڑا شدید حملہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب افاقہ ہے گو ہر دو بیماریوں کی وجہ سے

نقاہت اور ضعف

ابھی باقی ہے۔ لیکن چونکہ جمعہ ہمارے لئے ملاقات اور وعظ و نصیحت کا ایک دن ہے۔ اس لئے میں نے سوچا میں جمعہ کے لئے آجاؤں۔ خواہ ایک مختصر سا خطبہ ہی دوں لیکن ملاقات ہو جائے گی اور نیکی کی کچھ باتیں میں اپنے دوستوں کے کانوں میں ڈال سکوں گا

جو مختصر سی آیت اس وقت میں نے تلاوت کی ہے اس میں نہایت حسین پیرایہ میں

ایک نہایت ہی بنیادی اہمیت کا مضمون

بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی کتب اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی کوئی غرض ہوتی ہے۔ انسان کسی مقصد کے پیش نظر دنیا سے منہ موڑتا اور دنیا والوں کی دشمنی خرید کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں

اپنے ربّ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس کو جیسا کہ وہ چاہتا ہے اپنی ذات میں کامل اور اپنی صفات میں کامل سمجھنے کا اور اس بات پر یقین کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اسی طرح وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لایا ہوں اور جو پہلے رسول گزرے ہیں اور جو کتب نازل ہوئی ہیں ان پر بھی ایمان لایا ہوں اور ایمان باللہ [illegible] ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ

انسان فلاح دارین حاصل کرے

اور اس زندگی میں بھی وہ خدا میں ہو کر با آرام زندگی پائے اور اخروی زندگی (جو مرنے کے بعد انسان کو یقیناً ملنے والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے وعدہ کیا ہے) میں بھی وہ فلاح کو حاصل کرے۔

فلاح کے معنی انتہائی کامیابی کے ہیں اور امام راغب نے اپنی کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ اخروی زندگی میں جو فلاح اور ابدی حیاتِ طیبہ ایک مومن کو ملے گی۔ وہ چار خصوصیات کی حامل ہوگی۔

چار باتیں اس میں پائی جائیں گی

اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ایک ایسی ابدی زندگی جس پر کبھی فنا نہ آئے۔

(۲) ایک ایسی تونگری جس کے ساتھ کوئی احتیاج باقی نہ رہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی عزت کہ جس کے ساتھ شیطانی ذلت کے اندھیرے کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۴) وَعِلْمٌ بِلَا جَهْلٍ اور وہ حقیقی علم جو جہالت کی تمام ظلمتیں اور اس کے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اس غرض سے ایمان لائے ہو کہ ایک ابدی حیات تمہیں حاصل ہو۔ وہ حیاتِ طیّبہ تمہیں ملے جو ابدی فیوض کی حامل اور خدا تعالےٰ سے نئے سے نئے اور زیادہ سے زیادہ فیض اور برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے والی ہو اور یہ ایک ایسی زندگی ہے جس کا تصوّر بھی ہم یہاں اس دنیا میں نہیں کر سکتے۔

جہاں تک غنا اور احتیاج کا سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چاہو گے تمہیں مل جائے گا اس سے زیادہ اَور کیا غنا ہو سکتی ہے۔ عزّت کی ایک نگاہ بھی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے کسی بندہ پر پڑے وہ بھی بڑی ہے لیکن جس زندگی کے متعلق یہ وعدہ ہو کہ اس کے ہر لمحہ میں

اللہ تعالےٰ کی رضا کی نگاہیں

ایک عاجز انسان پر پڑتی رہیں گی اس سے بڑھ کر اَور کیا عزّت ہو گی۔ پھر علم اور علم کی زیادتی کا یہ حال کہ اللہ تعالےٰ قرآنِ کریم کے متعلق ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ فرماتا ہے یعنی مومن ہدایت کے اور اللہ تعالےٰ کے قُرب کے کچھ مقامات حاصل کرتا ہے تو کچھ اَور نئی راہیں اس پر کھول دی جاتی ہیں پھر وہ ایک نئے بلند تر مقام پر پہنچتا ہے تو قرب کی کچھ اَور راہیں اس پر کھولی جاتی ہیں۔ یہ ہدایت اور علم ایسا نہیں جس پر انسان ایک وقت میں احاطہ کر لے اور سیر ہو جائے اور پھر تشنگی کا احساس اس کے اندر پیدا ہو بلکہ یہ وہ علم اور ہدایت ہے جو ہر لمحہ بڑھتا ہے۔ وہ علم ہے جو ہر لمحہ انسان کو خدا تعالےٰ سے قریب سے قریب تر لے جاتا ہے۔ وہ علم ہے جس پر شیطان کی یلغار کا امکان ہی نہیں کیونکہ جنّت کے دروازے شیطان پر بند ہو چکے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کی ابدی حیاتِ طیّبہ کے حصول کے لئے تم ایمان لاتے ہو اور میری آواز پر لبیک کہتے ہو۔ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس اعلانِ ایمان کے نتیجہ میں تین قسم کی ذمّہ داریاں تم پر عائد ہوتی ہیں۔ اور

تین تقاضے

ہیں جو یہ ایمان انسان سے کرتا ہے۔

پہلا تقاضا اس کا یہ ہے کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ انسان ایمان سے قبل بہت سی بدیوں اور بدعادتوں اور بد رسوم اور شیطانی خیالات میں پھنسا ہؤا ہوتا ہے۔ ایمان کے ساتھ ہی اس کو یہ ساری بُرائیاں چھوڑنی پڑتی ہیں اور چھوڑنی چاہئیں اگر وہ ایمان میں سچّا ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں اپنے نفس کو گناہ اور معاصی اور نواہی کے ارتکاب سے انسان اس لئے بچائے کہ کہیں اس کا ربّ اس سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس جب ایمان حقیقی ہو اور اس کے ساتھ جیسا کہ چاہیئے معرفت اور عرفان بھی ہو تو ایمان کا پہلا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ساری برائیوں اور بدیوں اور بد رسموں اور بدعادتوں اور بدخیالات اور بدخواہشوں اور گندے میلانِ طبع کو انسان اپنے ربّ کی خاطر چھوڑ دے۔ غرض تمام گناہوں اور معاصی سے بچنے کا نام تقویٰ ہے اور عقلاً بھی انسان سے پہلا مطالبہ یہی ہونا چاہیئے کیونکہ جب تم کہتے ہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے تو عقل کہتی ہے کہ اب تم کسی ایسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہو ناجو تمہارے ربّ کی پسندیدہ نہیں جس سے وہ ناراض ہو جاتا ہے پس پہلا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ ہم ہر اس چیز سے بچیں جو ہمارے ربّ کو پسندیدہ اور پیاری نہیں ہے۔

دوسری ذمّہ داری

ہم پر یہ عائد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ دوسرا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ

وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ

یعنی مقامِ خوف جس کا تقویٰ میں ذکر ہے۔ صرف وہ کافی نہیں بلکہ اس کے بعد مقامِ محبّت میں داخل ہونا ضروری ہے اور انسان کے دل کی یہ حالت ہونی چاہیئے کہ وہ دلی تڑپ اور شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو ڈھونڈے جو راہیں کہ اس کے ربّ کی طرف لے جانیوالی ہیں۔ جب غرباء کی ایک جماعت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ امیر کچھ ایسی نیکیاں کرتے ہیں جو غریب بجا نہیں لا سکتے۔ اس لئے انہیں کچھ عبادتیں بتائی جائیں کہ وہ ان کے ذریعہ اس کمی کو پورا کر سکیں۔ تو انکے دل کی یہ خواہش اِبْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ہی کا ایک نظارہ ہمارے سامنے پیش کر رہی ہے۔ پس مومن کے دل کی یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ ہر اس راہ کو تلاش کرے جو راہ اُسے اس کے ربّ کی طرف پہنچانے والی ہو اور جس پر چل کر وہ اپنے ربّ کا قرب حاصل کرنے والا ہو۔ واسل کے معنے اللہ کی طرف راغب کے ہیں یعنی جو شخص اللہ کی طرف راغب ہو اُسے عربی زبان میں واسل کہتے ہیں اور مفردات راغب میں ہے کہ وسیلہ کی حقیقت یہ ہے کہ قُرب کی راہوں کی معرفت اور عرفان شوق سے حاصل کیا جائے (میں لفظی ترجمہ نہیں کر رہا بلکہ انہوں نے جو معنے کئے ہیں ان کا مفہوم اپنی زبان میں بیان کر رہا ہوں) اسی طرح قُرب کی راہیں جو انسان پر کھلیں ان راہوں پر شوق سے چلا جائے اس کو انہوں نے عبادت کے نام سے پکارا ہے شریعتِ اسلامیہ کے جو احکام ہیں اور وقت اور حالات اور مقام اور ماحول کے مطابق جو بہترین ہدایتیں ہوں ان بہترین ہدایتوں پر دلی رغبت سے عمل کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ انسان سے خوش ہو جائے۔

پس ایک معنی وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے یہ ہیں کہ ان راہوں کی دلی رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش جو خدا کی طرف لے جاتی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہیں۔ پھر

وسیلہ کے ایک معنی

ہم قرآن کریم کے بھی کر سکتے ہیں کیونکہ قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ ان راہوں کی نشان دہی کی ہے جو راہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہیں اور اس صورت میں وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے یہ معنی ہوں گے کہ قرآن کریم کی ہدایات اور احکام سے دلی پیار اور محبّت تا تمہیں اللہ تعالےٰ کا قُرب حاصل ہو جائے۔ پھر وسیلہ کے ایک معنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی کئے جا سکتے ہیں۔ اس کی طرف خود قرآن کریم نے سورۂ بنی اسرائیل میں اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ ۔ (بنی اسرائیل ۵۸)

کہ انسانوں میں سے جن کو مشرک معبود بناتے ہیں وہ خود ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر چکے ہوں۔ اور جن کی مدد سے یا جن کے

اُسوہ پر چل کر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ ایک مومن تو ان سے بھی زیادہ اسوہ کی تلاش کی تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جب ہم اَیُّھُمْ اَقْرَبُ کے مفہوم کی روشنی میں جو وسیلہ کے اندر پایا جاتا ہے اور جسے سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت واضح کرتی ہے اِبْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پر غور کریں تو ہم یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ قربِ الٰہی کی راہوں کی تلاش میں

اسوہ حسنہ کی تلاش کرو

یعنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جن راہوں پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے تم بھی ان راہوں کو اختیار کرو کیونکہ آپ ہی کامل اسوہ ہیں۔ تمہارے سامنے چونکہ ایک مثال پہلے سے موجود ہے اس لئے تم انہیں زیادہ آسانی سے پا سکو گے اور آپ کے اسوہ کو سامنے رکھ کر اور آپ کی نقل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سہولت کے ساتھ حاصل کر سکو گے۔ غرض دوسری ذمہ داری جو ایمان کی وجہ سے کسی انسان پر عائد ہوتی ہے وہ اس آیت میں اِبْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ بتائی گئی ہے۔ لغت والے لکھتے ہیں کہ الوسیلہ کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ قربِ الٰہی کی راہوں کو رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش کیا جائے۔ پس وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے یہ معنی ہوئے کہ تم شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو تلاش کرو جو خدا تک لے جاتی ہیں۔

بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "بڑی مالی قربانیاں دیتے ہیں۔ نمازوں میں باقاعدگی نہ ہوئی تو کیا ہوا" وہ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پر عمل نہیں کر رہے ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ شان بتائی ہے کہ وہ قرب کی ہر راہ سے محبت اور پیار اور رغبت اور شوق کا تعلق رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ بعض راہوں پر چلے اور بعض راہوں کو چھوڑ دے۔

پھر

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں

کہ "جی سارا دن عبادت کردے رہندے آں۔ چندے نہ دتّے تے کیہ ہو گیا"۔ حالانکہ ہر قرب کی راہ کو بشاشت سے قبول کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ پیار کرنا چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگی کا ہر راستہ ہمارے رب تک پہنچانے والا ہو تاکہ ہم اس کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا ہی مظاہرہ تھا کہ بعض صحابہ کے متعلق آتا ہے کہ چاہے انہیں پیشاب کی حاجت نہ ہوتی وہ بعض جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں پیشاب کرتے دیکھا تھا اس لیئے ہم رہ نہیں سکے اور ہم نے یہاں پیشاب کیا ہے۔ بظاہر اس فعل میں کوئی دینی چیز نہیں لیکن اس کے پیچھے جو محبت کام کر رہی ہے وہ بڑی عجیب ہے۔ اللہ تعالےٰ یقیناً ایسے جذبات کو قبول کرتا ہے۔ یہ چیز انسان کو کہیں سے کہیں اٹھا کر لے جاتی ہے غرض وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ہم نے قرب کی ہر راہ سے پیار کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ بعض راہوں کو لے لیا اور بعض کو چھوڑ دیا

جب خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہوں کی تعیین ہو گئی اور ان راہوں سے پیار ہو گیا تو پھر

ایمان کا تیسرا تقاضا یہ ہے

کہ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ دراصل جیسا کہ میں نے پہلے اشارہ کیا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا تعلق محبتِ الٰہی کے ساتھ ہے جیسا کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ کا تعلق خوفِ الٰہی کے ساتھ ہے۔ پھر جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ جس وقت انسان صحیح معنی میں اپنے رب کو پہچاننے لگتا ہے اور اسکی ذات اور اسکی صفات کاملہ حسنہ کا کامل عرفان حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی قدر اور عزّت انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکی عزّت اور عظمت اور اس کا جلال کچھ اس طرح دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں رہتی وہ ہیچ نظر آتی ہے۔ قدردانی کا یہ جذبہ محبّت اور خوف سے جداگانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تجربہ رکھنے والے اس پر گواہی دیں گے کہ یہ خوف اور محبت کے جذبہ سے بلند تر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خوف اور محبت کے بعد جب تم واقعہ میں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگے اور اسکی معرفت تمہیں حاصل ہو گئی تو پھر تم اس بات سے رہ نہیں سکتے کہ اسکے راستہ میں جہاد کرو۔ یعنی راہ جب مل گئی تو دنیا کی ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے ہر قربانی دیکر اس راہ پر گامزن رہنا یہ مجاہدہ ہے۔ مال کی قربانی ہے نفس کی قربانی ہے۔ جان کی قربانی ہے۔ اوقات کی قربانی ہے۔ عزّتوں کی قربانی ہے اور اولاد کی قربانی ہے ہر قسم کی قربانی ہے جس کا مطالبہ "جَاھِدُوْا" ہم سے کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقام انسان نے پہچان لیا تو وہ کہاں بُخل کریگا۔ بُخل تو ایسے دل اور ایسے دماغ میں داخل ہو نہیں سکتا۔ وہ تو یہ کہے گا کہ ہر چیز خدا کی راہ میں قربان ہے۔ اور یہ تیسری ذمّہ داری ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان پر ڈالی ہے۔

پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اوّل خدا کا خوف پیدا ہو اور انسان تمام برائیوں کو چھوڑ دے۔ پھر خدا کی محبت پیدا ہو۔ اور انسان نیکی کی ہر راہ پر گامزن ہونے کے لئے تیار ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی قدر اور اسکی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل کو اپنے قبضہ میں لے لے اور اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ اَسْلَمْنَا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جب یہ تینوں مطالبے تم پورے کرو گے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تب ہی تم اس فلاحِ دارین کو حاصل کرو گے جو تمہارے ایمان کی غرض ہے۔ اگر تم ایمان کا دعوےٰ کرو لیکن ان مطالبات کو پورا نہ کرو تو تم فلاحِ دارین حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہارے جیسا بدبخت اور بدقسمت پھر کوئی نہیں ہوگا کہ جس کے ہاتھ میں نہ دُنیا رہی نہ دین رہا۔ دنیاداردین کی وجہ سے اس سے پیچھے ہٹ گئے اور ناراض ہو گئے اور خدا کے سامنے اس کے اعمال پیش کئے گئے تو ان میں ہزار کیڑے دنیا کے نکلے اور خدا تعالیٰ نے بھی انہیں رد کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے

کہ ہم واقعہ میں حقیقی مومن بن جائیں اور ایمان کے ہر سہ تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور محض اس کے فضل سے ہم فلاحِ دارین حاصل کریں یعنی اِس دنیا میں بھی باآرام زندگی پائیں اور اُس دنیا میں بھی ابدی بقا، لِقا اور رضا ہمیں حاصل ہو تاکہ ہم اپنی زندگی کے مقصد اور مطلوب کو حاصل کر سکیں اور دنیا جو ان راہوں کو پہچانتی نہیں اور ہمیں تمسخر اور استہزاء سے دیکھ رہی ہے وہ دیکھے کہ خدا کی راہ میں ذلتیں اُٹھانے والے ہی

عزّتوں کے وارث

قرار دئے جاتے ہیں اور اس کی راہ میں دُکھ پانے والے ہی ابدی سرور اور لذّت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دنیا کی بھی آنکھیں کھولے اور اپنے قرب کی راہوں کی طرف ان کو ہدایت دے اور انسانی زندگی کا جو مقصد ہے وہ ان کی زندگیوں میں بھی پورا ہو۔

(آمین)

احادیثِ نبوی

81

بہترین آدمی

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

ترجمہ:- حضرت عثمان بن عفّان سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

صاحبِ قرآن کو خلعت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ حَلِّہٖ فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ زِدْہُ فَیُلْبَسُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ ارْضَ عَنْہُ فَیَرْضٰی عَنْہُ فَیُقَالُ اقْرَاْ وَارْقَہْ وَیُزَادُ بِکُلِّ اٰیَۃٍ حَسَنَۃً۔ (ابواب فضائل القرآن)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا حامل قیامت کے دن لایا جائے گا۔ عرض کی جائے گی اے رب اسے خلعت بخش تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے رب کچھ مزید عطا کیجیئے تو اس پر اسے کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کی جائے گی اے رب اس سے راضی ہو تو خدا اسے اپنی رضا عطا فرمائے گا۔ پھر اس شخص کو کہا جائے گا اے پڑھ اور آرام کر اور ہر آیت کی تلاوت تیری ایک نیکی شمار ہو گی۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تاریخِ اسلام

غزوۂ بدر

مکّہ میں کفار اپنی ناکامی سے بہت پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ وہ دن رات اسی ادھیڑ بُن میں رہنے لگے کہ کس طرح آنحضرتؐ اور مسلمانوں کو قتل و تباہ کیا جائے۔ ادھر حضورؐ بھی اس متوقع خطرے پوری طرح محسوس فرما چکے تھے۔ اس دوران میں مکّہ کے ایک رئیس کرز بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر دھاوا کرکے بہت سے اُونٹ لُوٹ لئے۔ علاوہ بریں کفارِ مکّہ نے خفیہ طور پر عبداللہ بن ابی اور یہود مدینہ سے خط و کتابت کرکے انہیں مسلمانوں کے خون کا پیاسا بنا دیا تھا۔

قریش نے جنگ کی تیاری مکمل کرکے مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے باگ اٹھائی ابوجہل ایک ہزار سپاہیوں کی زبردست فوج لے کر جس میں سات سَو اونٹ اور تین سَو گھوڑے تھے بڑے کرّوفر کے ساتھ مکّہ سے روانہ ہوا۔ آنحضرتؐ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو طلب فرما کر ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ مہاجرین اور انصار دونوں نے پُرجوش، پُرخلوص اور سرفروشانہ جذبات سے لبریز تقریریں کیں۔ انصار کے نمائندہ حضرت سعد بن معاذؓ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ان کفار کی تو ہستی ہی کیا ہے خدا کی قسم اگر آپؐ حکم دیں تو ہم سمندر میں کود پڑیں۔ جب حضورؐ کو پورا اطمینان ہو گیا تو رمضان ۲ھ میں تین سَو تیرہ مجاہدین کی مٹھی بھر جماعت کو لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے مقامِ بدر پر آئے تو معلوم ہوا کہ کفار پہلے ہی پہنچ کر مناسب جگہوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں نے ایک چشمے کے قریب ڈیرے ڈالے صحابہ کرامؓ نے حضورؐ کے لئے ایک مختصر سی جھونپڑی بنا دی۔ آپؐ رات بھر عبادت کرتے اور دعا مانگتے رہے۔ صبح کو فوج کی ترتیب درست کرکے بارگاہِ ایزدی میں التجا کی "اے خدا اپنا وعدہ پورا کر۔ اگر آج تیرے یہ چند مخلص و جاں نثار بندے فاتحانہ طریق پر زندہ و سلامت نہ رہے تو پھر قیامت تک تیری پرستش کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔"

۱۷ر رمضان المبارک ۲ھ کو لڑائی کا میدان گرم ہوا۔ کفار کی فوج میں سے عتبہ، شیبہ اور ولید میدان میں نکلے اور مقابلے کے لئے اسلامی لشکر سے تین شخص طلب کئے۔ چنانچہ انصار کے تین بہادر عوفؓ، معوذؓ اور عبداللہ آگے بڑھے عتبہ نے ان سے نام وغیرہ پوچھ کر آنحضرتؐ سے کہا ہمارے مقابلے کے لئے قریش میں سے مہاجرین کو بھیجو اس پر حضرت حمزہؓ، حضرت عبیدہؓ اور حضرت علیؓ مقابلے کو نکلے۔ جنگ آزمائی ہونے لگی۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے حریفوں کو ایک ہی وار میں ختم کر دیا۔ شیبہ کے مقابلے میں حضرت عبیدہؓ مجروح ہوئے لیکن حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر شیبہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد عام جنگ ہونے لگی۔ دونوں طرف سے خوب خوب بہادری کے جوہر دکھائے گئے لیکن آخر کفار نے شکست کھا کر راہِ فرار اختیار کی اور مسلمانوں نے عَلَمِ فتح بلند کیا۔ کفار کے ستّر آدمی مقتول اور ستّر اسیر ہوئے اور مسلمانوں میں سے صرف چودہ صحابہؓ نے جامِ شہادت نوش کیا جن میں چھ مہاجرین اور آٹھ انصار تھے۔ کفار کا سردار ابوجہل بھی اس جنگ میں مارا گیا۔

قیدیوں سے سلوک:- مدینہ پہنچنے پر آنحضرتؐ نے اسیرانِ جنگ کفار کو صحابہؓ میں تقسیم کرکے حکم صادر فرمایا کہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا۔ اس پر صحابہؓ نے پوری طرح عمل کیا۔ خود کھجوریں کھائیں اور قیدیوں کو کھانا کھلایا۔ ضرورت مندوں کو کپڑے بھی دئیے۔ اس کے بعد حضورؐ نے مسجدِ نبویؐ میں اسیروں کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے رائے دی کہ قیدیوں کی گردن مار دی جائے لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے تاکہ مسلمانوں کو کچھ مالی فائدہ پہنچے اور ان کے جنگی ساز و سامان میں اضافہ ہو سکے۔ ممکن ہے کہ سعید الفطرت قیدیوں کو قبولِ اسلام کا شرف حاصل ہو جائے اور اس طرح مسلمانوں کی تعداد بڑھ جائے۔ آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے سے اتفاق فرمایا اور فدیہ لے کر سب قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ جو قیدی زرِ فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے لیکن لکھنا پڑھنا جانتے تھے انہیں حکم دیا گیا کہ دس دس بچّوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔

اسلامی جنگیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک مکّہ میں کفار کے ہاتھوں سے سخت تکلیف اٹھاتے رہے اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ نے دُکھ اٹھائے اور جانیں دیں۔ بعض غریب اور بیکس ضعیف عورتوں کو شرمناک تکالیف کفار نے پہنچائیں۔ یہانتک کہ آخر آپ کو ہجرت کرنی پڑی اور ان کفار نے وہاں بھی آپ کا تعاقب کیا۔ ایسی صورت میں جب اُن کی شرارتیں اور تکلیفیں حد سے گزر گئیں تو پھر خدا تعالیٰ نے سدِ باب اور دفاع کے طور پر حکم دیا کہ ان سے جنگ کرو۔ چنانچہ پہلی آیت جس میں جہاد کا حکم ہُوا وہ یہ ہے:-

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا (الآیۃ)

یعنی ان لوگوں کو اجازت دی گئی کہ جنگ کریں جن پر ظلم ہوا یعنی مسلمان مظلوم تھے۔ اُن کی طرف سے ابتدا نہیں ہوئی تھی بلکہ بانیٔ فساد کفارِ مکّہ تھے۔ ایسی حالت میں بھی جب ان کی شرارتیں انتہائی درجہ تک جا پہنچیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدافعت کے واسطے مقابلہ کرنے کا حکم دیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۲)

بزرگانِ اسلام

حضرت علی ہجویری (داتا گنج بخش) رحمۃ اللہ علیہ

شیخ سید ابوالحسن

علی بن عثمان ہجویری (۱۰۰۹ء) غزنی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت ابوالعباس بن محمد الشوکانی، جناب شیخ ابوجعفر محمد الصیدلانی، شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن، القشیری، اور دیگر بلند پایہ اہل علم حضرات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کے مرشد حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وقت کے دستور کے مطابق حصولِ علم کے بعد آپ نے سیاحت کا قصد کیا اور شام عراق ایران آذربائیجان، طبرستان، خوزستان، کرمان اور ماوراء النہر کے علاقوں میں گئے۔ وہاں کے صوفیوں سے بھی ملے اور آپ کو ظاہر پرست نام نہاد دعوے داروں کی مجلس میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ اس سیاحت کے دوران آپ کو دنیا اور اہل دنیا کے سمجھنے کا خوب موقع ملا۔ سید ہجویری کی نظر اسلام کے ۴ سو سالہ سیاسی عظمت و اقتداری تاریخ پر بھی تھی اور اس دور کے اندرونی خلفشار کو بھی سیاحت کے دوران نہایت قریب سے دیکھ چکے۔ پھر اسلام کے دیگر مذاہب اور فلسفیوں سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں اور کچھ اغیار کی سازشوں کی بدولت اسلامی فکر و نظر میں جو نئی تحریکیں پیدا ہوتی رہیں وہ بھی آپ کے پیش نظر تھیں۔

آپ سلطان محمود غزنوی کے عہد میں (۱۰۳۹ء) میں ہندوستان تشریف لائے۔ سید ہجویری کے مرشد نے آپ کو لاہور جانے کا حکم دیا۔ مرشد نے فرمایا آپ حکم کی تعمیل کریں اور اس میں جو حکمت پوشیدہ ہے وہ مت پوچھیں۔ چنانچہ کئی دنوں کے دشوار گزار سفر کے بعد جب رات کے وقت لاہور پہنچے تو رات شہر سے باہر ہی قیام فرمایا۔ صبح جب شہر میں داخل ہو رہے تھے تو حضرت حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جا رہا تھا۔ چنانچہ مرشد کے حکم کی حکمت ظاہر ہو گئی۔ آپ جنازے میں شریک ہوئے اور جناب حسین زنجانی رضی اللہ عنہ کو شہر کے مشرق کی طرف (چاہ میراں) دفن کیا گیا۔

آپ نے شہر کے مغرب میں قیام کیا اور ساتھ ہی ایک مسجد کی بنیاد رکھی اور آخر دم تک آپ نے یہیں قیام فرمایا۔ اور اسی مقام سے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلتی رہی۔ تین سو برس پیشتر سندھ میں محمد بن قاسم کے ورود سے اسلام کی شمع روشن ہو چکی تھی۔ لیکن نامساعد حالات کے باعث اس کی کرنیں ملتان سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ چنانچہ قدرت نے شمالی ہندوستان میں اشاعت و تبلیغ کے لئے اس نادر روزگار ہستی کا انتخاب کیا۔

شہزادہ دارا شکوہ مصنف "سفینۃ الاولیاء" کی تحقیق کے مطابق آپ کی والدہ ماجدہ کا خاندان غزنی (افغانستان) کی مضافاتی بستی ہجویر میں سکونت پذیر تھا۔ اس لئے آپ کے والد بزرگوار جناب عثمان جلاب میں اقامت گزین تھے جو غزنی ہی سے متصل ایک بستی تھی اسی نسبت سے آپ کو جلابی بھی کہا جانے لگا۔ جب آپ لاہور تشریف لائے تو ہندی معتقدین نے آپ کو داتا گنج بخش کا لقب دیا۔ آپ کا نسب نامہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے مشرب کے لحاظ سے آپ امام اعظم کے متبع تھے اور تصوف میں آپ کا طریقہ جنیدیہ تھا۔

آپ ایک باکمال صوفی، حق آگاہ۔ ولی اللہ، بلند پایہ فلسفی، ممتاز سیاح اور نغز گو شاعر تھے تحصیل علوم کے لئے آپ نے تقریباً تمام اسلامی ممالک کا سفر کیا اور تین سو سے زائد اولیاء، صوفیاء، اور مشائخ سے کسب فیض کیا۔ آپ نے نثر میں منہاج الدین، کشف الاسرار، کشف المحجوب اور نظم میں ایک دیوان (دیوان علی) تصنیف فرمایا۔ ان میں اول الذکر اور آخر الذکر کتب اب نایاب ہیں کشف المحجوب کتب تصوف میں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جس میں آپ نے اسلام کے بنیادی عقائد اور صحیح اسلامی معاشرہ کی ترجمانی کے لئے اور ریاکارانہ تصوف، فرقہ پرستی، اور پیر پرستی کے خلاف جہاد کیا۔ اور کردار کی اصلاح و تعمیر پر زور دیا ہے۔

آپ کی اکثر تصانیف تو دستبرد زمانہ کی نظر ہو گئیں اور صرف کشف المحجوب (پردوں کو کھولنے والی) آپ کی ایک تصنیف محفوظ رہ گئی۔ لیکن اس کتاب کی مثالی روشنی کے اس مینار سے ہی جا سکتی ہے جس سے مسافروں کو منزل کا پتہ ملتا رہے آپ نے تمام باطل نظریات و افکار کی آمیزش کو الگ کر کے اسلامی فکر کی بنا رکھی۔ اور مسائل تصوف کو مختلف اقوال سے ایسی سادہ اور عام فہم زبان میں بیان فرمایا ہے کہ واقعی یہ کتاب پردوں کو کھولنے والی ہوتی ہے۔ مثلاً تیسرے باب کی پہلی فصل میں لفظ "صوفی" کی تشریح کئی رنگوں سے کی گئی ہے ان میں سے آسان ترین اور عام فہم تعریف یہ ہے۔ "جو شخص محبتِ الٰہی کی وجہ سے نفسانی خواہشات سے پاک ہو جاتا ہے۔ وہ صاف باطن ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص ذاتِ محبوب حقیقی میں مستغرق اور ماسوائے اللہ (یعنی اللہ سے دُور لے جانے والی ہر چیز) سے بیزار ہو جاتا ہے وہ صوفی ہے"۔ ... :

اپنے زمانہ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

..... اور خدائے عزوجل نے ہمیں ایسے زمانے میں پیدا کیا ہے کہ جس کے لوگ خواہشات نفسانی کا نام شریعت اور طلب جاہ و ریاست و تکبر کا نام عزت و علم اور خلق خدا سے ریاکاری کا نام خوفِ الٰہی اور دل میں کینہ چھپا رکھنے کا نام فاخر اور آپس میں لڑنے جھگڑنے اور نادانی کا نام بزرگی اور منافقت کا زہد اور جھوٹی آرزو کا نام ارادت اور طبیعت کے ہذیان کا نام معرفت اور دل کی حرکتوں اور نفسانی وسوسوں کا نام محبتہ الٰہی اور کج روی کا نام فقر اور انکار حق کا برگزیدگی اور بے دینی کا فنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شریعت ترک کرنے کا نام طریقت رکھ دیا ہے (کشف المحجوب)

ایک اور جگہ (گیارہواں باب فصل ۲ علم) قومی زندگی اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونے کے اسباب کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک قول نقل فرماتے ہیں کہ:۔

"لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں عالم۔ فقیر۔ اور امیر (صاحب اقتدار) پس جب عالم لوگ بگڑ جاتے ہیں تو عبادت الٰہی اور شریعت کے امور میں بگاڑ پڑ جاتا ہے اور جب فقیر بگڑ جاتے ہیں تو سب اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ پس امراء و سلاطین کی تباہی تو ظلم و ستم سے ہوتی ہے اور علماء کی خرابی طمع اور لالچ سے اور فقراء کی خرابی جاہ طلبی سے۔ جب تک بادشاہ (حاکم) علماء (حق) سے روگردانی نہیں کرتے تباہ نہیں ہوتے اور جب تک فقراء جاہ طلبی نہیں کرتے برباد نہیں ہوتے اور جب تک علماء بادشاہوں (حاکموں) کی صحبت (کاسہ لیسی) اختیار نہیں کرتے۔ خراب نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ بادشاہوں (حاکموں) کا ظلم بے علمی کی وجہ سے ہوتا ہے اور علماء طمع کا شکار بد دیانتی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور فقراء کی ریا اللہ پر توکل نہ کرنے کی وجہ سے ہے پس بے علم بادشاہ اور بے پرہیز عالم اور بے توکل فقیر شیطان کا ہم نشین ہوتا ہے۔ اور ساری مخلوق کا بگاڑ ان تینوں گروہوں کے بگاڑ سے وابستہ ہے"

سید ہجویریؒ ملتِ اسلامیہ کے عظیم محسن ہیں آپ نے اس تاریخی موڑ پر صحیح اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ آپ کے سوچ کے انداز حالات کا تجزیہ اور نتائج کے اسباب و علل کی دریافت کا شعور آپ کی ان فکری صلاحیتوں کا غماز ہے جو قدرت نے آپ کو عطا کیا۔

(ماخوذ)

٭

اُمت کے صلحاو اولیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویجعل لک قصورا۔ اللہ تعالیٰ تجھے ایک نہیں بلکہ بہت سے قصر عطا فرمائے گا۔ یعنی ایسے شاگرد تجھے ملیں گے جو اسلام کو دشمنوں کے حملوں سے بچاتے رہیں گے۔ اور اس کے حسن کو دنیا پر ظاہر کرتے رہیں گے ... ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو تجھ سے دنیوی خزانے اور مادی محلات اور ظاہری شان و شوکت آثار طلب کرتے ہیں اور ہم نے تو تیرے لئے بڑے بڑے عالیشان محل تیار کر چھوڑے ہیں۔ جو ان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں یعنی اعلیٰ درجہ کے روحانی شاگرد اور اولیاء اللہ تیار کئے ہیں جن کی حفاظت میں مسلمان ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کے مطابق ہر صدی میں ایسے صلحاء اور اولیاء اور ابدال اور اقطاب اور مجددین کھڑے کئے۔ جنہوں نے اسلام کو ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے حملوں سے بچایا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے باغ کی ایک ادنے چاکر اور غلام بن کر خدمت کی اور اس کے پھولوں اور پھلوں کی حفاظت میں اپنی عمریں بسر کر دیں ... ... اس کے مقابلہ میں دنیا کا اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس کے ماننے والے کبھی ایسے شخص کو پیش کر سکیں جس نے ان کے مذہب پر چل کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا ہو یا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مذہب کی تجدید اور اس کی اشاعت کے لئے کھڑا ہو۔ یہ عملی نظارہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باقی تمام مذاہب کو ترک کر دیا ہے اور صرف اسلام سے ہی اپنی محبت اور تعلق کو مخصوص کر لیا ہے" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲)

تاریخ احمدیت

82

ایک برطانوی سیّاح کی قادیان میں آمد

حضرت اقدس مسیح موعود کا دستور مبارک تھا کہ اپنے خدام کے ساتھ صبح سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ دربارِ شام میں تو حضور اقدس شام کو مسجد مبارک میں رونق افروز ہو کر اپنے مقدس کلمات سے نوازتے تھے اور صبح کو سیر کے وقت علم و معرفت کے پھول بکھیرتے۔ یہ بھی ایک گویا چلتا پھرتا دربار تھا جس میں حضور اپنے عشاق کی تشنگی بجھاتے اور ان کو ایک زندہ ایمان عطا فرماتے۔

۱۷ر نومبر ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے کہ حضور اقدس علیہ السلام حسب معمول سیر کے لئے گئے راستہ میں حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اپنے ایک عزیز کے نام اپنا ایک تبلیغی خط سنانا شروع کیا۔ خط کافی لمبا تھا جو حضور کے واپس گھر پہنچنے پر بھی ختم نہ ہوا تھا۔ لہذا حضور اقدس علیہ السلام حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مطب میں بیٹھ گئے۔ حضرت میر صاحب کے عزیز نے اپنے خط میں ترکوں کی کچھ مذمت کی تھی۔ حضرت میر صاحب اس کا معقول جواب سنا رہے تھے۔ کہ حضرت اقدس نے اس پر فرمایا:-

"اگرچہ ہمارے نزدیک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہی ہے اور ہمیں خواہ مخواہ ضروری نہیں کہ ترکوں کی تعریف کریں یا کسی اور کی مگر سچی اور حقیقی بات کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے۔ ترکوں کے ذریعہ سے اسلام کو بہت بڑی قوت حاصل ہوئی ہے۔۔۔۔ دنیا میں مذاق کے دو ہی گروہ رکھے ہوئے ہیں۔ ایک ترک دوسرے سادات۔ ترک ظاہری حکومت اور ریاست کے حقدار ہوئے اور سادات کو فقر اور روحانی فیض کا مبدا قرار دیا گیا۔ چنانچہ صوفیوں نے فقر اور روحانی فیوض کا مبدا سادات ہی کو ٹھہرایا ہے۔ اور میں نے بھی اپنے کشوف میں ایسا ہی پایا ہے۔"

حضور یہ ذکر فرما ہی رہے تھے کہ ایک یورپین السلام علیکم کہتے ہوئے مطب میں آپہنچے۔ حضرت اقدس کے ایما پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب ترجمان مقرر ہوئے۔ حضرت اقدس نے ان کے آنے کا سبب دریافت فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ڈی۔ ڈی ڈکسن نامی ایک فرنگی سیّاح ہیں جو عرب۔ کربلا اور کشمیر کی سیاحت کرتے ہوئے یہاں صرف ایک دن کے قیام کا پروگرام لے کر آئے ہیں اور آئندہ مصر، الجیریا اور سوڈان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضرت اقدس نے ان سے باصرار کہا کہ جب آپ نظارۂ عالم کے لئے گھر سے نکلے ہیں تو قادیان میں بھی ایک ہفتہ کے لئے ٹھہریئے مگر اصرار کے باوجود صرف ایک رات رہنے پر رضامند ہوئے۔ حضرت اقدس یہ ہدایت دے کر کہ شیخ مسیح اللہ خانساماں ان کے حسب منشاء کھانا تیار کریں۔ اور ان کو گول کمرہ میں ٹھہرایا جائے۔ اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور بعض دوسرے احباب انہیں مدرسہ تعلیم الاسلام دکھانے لے گئے۔ سکول کی لائبریری میں نوٹووچ روسی سیاح کی کتاب "مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" دیکھ کر ڈکسن نے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی جسے پورا کر دیا گیا۔ کتاب لئے وہ گول کمرہ میں آئے جہاں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب مناسب رنگ میں انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ مسیح کی قبر کشمیر، عربی ام الالسنہ اور جماعت کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں خصوصاً گفتگو ہوتی رہی۔ عصر کی نماز کے بعد انہوں نے حضرت اقدس کے تین فوٹو لئے۔ دو فوٹو آپ کے خدام کے ساتھ اور ایک فوٹو صرف آپ کا الگ لیا۔ دوسرے دن صبح چونکہ ڈکسن صاحب نے بٹالہ کی طرف واپس جانا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان کی مشایعت کے لئے بٹالہ کی طرف ہی سیر کو نکلے۔ اور نہر کے پل تک تشریف لے گئے۔ اور انہیں الوداع کہا۔ دورانِ سیر حضور نے ڈکسن صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر فرمائی جس میں اپنے دعوے کی غرض و غایت بتائی کہ پاک زندگی جو گناہوں سے بچکر ملتی ہے۔ وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً اس کو حاصل کرے گا۔ فلسفر آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں۔

مسٹر ڈکسن حضرت اقدس کے دینی خیالات، آپ کے حسن سلوک اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوا اور بالخصوص یہ دیکھ کر تو وہ دنگ ہی رہ گیا۔ کہ کس طرح آپ کی شخصیت نے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جسے دنیاوی اعتبار سے کوئی کشش موجود نہیں مشرقی و مغربی علوم کے ماہر جمع کر دیئے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۲۰۳، ۲۰۴)

آمین کی پُرمسرت تقریب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ختم قرآن شریف کی پُرمسرت تقریب پر ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء کو آمین کی تقریب ہوئی جس میں حضور نے بطور شکریہ ایک دعوت دی اور مساکین اور یتامیٰ کو کھانا کھلایا۔ ایک دعائیہ نظم بھی حضور نے لکھی۔ اس موقعہ پر حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے عرض کیا کہ حضور یہ آمین کوئی رسم ہے یا کیا ہے۔ حضور نے اس سوال پر مفصل تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی ایسی راہ نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو۔ ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لاانتہا فضل اور انعام ہیں۔ ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں۔ اور ہر ایک ان میں سے خدا کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہیں۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر دانی کرنی فرض سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ لیا۔ تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں۔ میں (جیسا کہ ابھی کہا ہے) اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔ میں نے اس تقریب کو بہت مبارک جانا کہ اس طرح پر تبلیغ کر دوں۔ پس یہ میری نیت اور غرض تھی۔ چنانچہ میں نے اس کو شروع کیا۔ اور جب یہ مصرعہ لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہام ہوا۔

اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہوا ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۲۰۲)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بھائی سردار احمد شدید زخمی ہو گیا ہے اور میو ہسپتال میں داخل ہے۔ حالت نازک ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد کاشمیری مصری شاہ لاہور

(۲) میرا چھوٹا بچہ عزیزم اوصاف ... حسن نخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ احسن صدیقی گوجرہ۔ ضلع لائل پور

(۳) کئی سالوں سے بندہ کی صحت پیٹ درد اور ٹانگوں میں درد کے باعث خراب ہے۔ احباب دعائے صحت کریں نیز ہماری جماعت کے ایک مخلص رکن چوہدری فرزند علی خان صاحب پر ایک مقدمہ ہے۔ احباب باعزت بریّت کے لئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

(۴) میری اہلیہ دس بارہ دن سے سر میں شدید درد اور زکام سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات

(۱)

"حضرت شیخ غلام احمد واعظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گذاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا۔ مانگونگا مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی شخص سجدہ میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دُعا کر رہا ہے اُس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اور اس شخص کی دُعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی! یہ شخص جو تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دیدے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا۔ کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں۔ کہ کون ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا۔ اور پوچھا۔ میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے تو یہی مانگا ہے۔ کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا۔ اور یہ کہکر آپ اندر تشریف لے گئے"۔

(۲)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کا بیان ہے۔:

"ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کے بچپن کو دیکھا۔ اور پھر اس بچپن میں آپ کے ایثار اور آپ کی نیکی اور تقوےٰ کو خوب دیکھا۔ ہم نے دیکھا۔ کہ آپ کے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا اور بچپن سے ہی آپ دعاؤں میں اسقدر محو اور غرق ہوتے تھے کہ ہم تعجب سے دیکھا کرتے تھے۔ کہ یہ جوش ہم میں کیوں نہیں۔ آپ بعض وقت دعا میں ایسے محو ہوتے تھے۔ کہ ہم ہاتھ اٹھاتے اٹھاتے تھک جاتے تھے۔ لیکن آپ کو اپنی محویت میں اسقدر بھی معلوم نہ رہتا۔ کہ کسقدر وقت گذر گیا ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم جب مسجد اقصےٰ میں جمع ہوئے۔ نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی۔ اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی۔ کہ "میاں! آپ دُعا شروع کریں"! آپ نے دُعا شروع فرمائی۔ مگر آپ اس دُعا میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی۔ کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دعا میں شریک ہیں۔ دعا میں جس قدر لوگ شامل تھے ان کے ہاتھ اُٹھے اُٹھے اس قدر تھک گئے۔ کہ وہ شل ہونے کے قریب ہو گئے۔ اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہو گئے تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے۔ دعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز سے کہنے شروع کئے جسے سُن کر آپ نے دُعا ختم فرمائی"۔

(۳)

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کا بیان ہے کہ:۔

"جب خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مجھ سے پڑھا کرتے تھے۔ تو ایک دن میں نے کہا میاں! آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی الہام ہوتا اور خوابیں وغیرہ آتی ہیں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی! خوابیں! تو بہت آتی ہیں۔ اور میں ایک خواب تو تقریباً روز دیکھتا ہوں۔ اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں۔ اس وقت سے لیکر صبح کو اُٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں۔ اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں۔ کہ سمندروں سے گذر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہا ہوں۔ اور کئی بار ایسا ہوا ہے۔ کہ اگر میں نے پار گذرنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں پائی۔ تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر اور اسکے ذریعہ پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں میں نے جس وقت یہ خواب آپ سے سُنا۔ اسی وقت سے میرے دل میں یہ بات گڑھی ہوئی ہے۔ کہ یہ شخص کسی وقت یقیناً جماعت کی قیادت کرے گا اور میں نے اسی وجہ سے کلاس میں کُرسی پر بیٹھ کر آپ کو پڑھانا چھوڑ دیا۔ آپ کو اپنی کرسی پر بٹھاتا اور خود آپ کی جگہ بیٹھ کر آپ کو پڑھاتا اور میں نے خواب سن کر آپ سے بھی عرض کر دیا تھا۔ کہ میاں! آپ بڑے ہو کر مجھے نہ بھلا دیں۔ اور مجھ پر نظرِ شفقت رکھیں"۔

(مرسلہ قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا! تیرے دم سے ہی پھیلا نور دُنیا میں
اسی سے آج روشن ہیں زمین و آسماں سارے

تیرے علم و عمل نے تازگی بخشی ہے روحوں کو
درخشاں ہیں تیرے اخلاق جیسے رات کو تارے

عجب ہے دلکشی کردار میں تیرے میرے آقا
تیرے لطف و کرم نے کر دیے گھائل عدو سارے

تو آیا رحمةٌ للعالمین بن کر زمانے میں
تیری رحمت کے سایہ میں ہم آئے ہیں تھکے ہارے

تیرے احساں نہیں بھولے گا مومن اے میرے محسن
ترے نقشِ قدم پر میں چلوں گا اے میرے پیارے

(خواجہ عبد المومن ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا
مرض اٹھرا کا مشہور اور مکمل علاج
قیمت مکمل کورس -/۱۵ روپے (پندرہ روپے)
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۴

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان جو خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ یکم جولائی ۱۳۴۲ ہش وفا مطابق ۱۹۶۳ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں انہیں تاریخ تقرری سے -/۹۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ میں بھی پاس ہو گئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰-۴-۱۳۰/ای بی-۵-۱۶۰/۴-۲۰۰ گریڈ دیا جائیگا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ -/۱۱۵ روپیہ ماہوار اور گریڈ ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۳۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۶۰ دیا جائیگا۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ ۲۔ ولدیت ۳۔ تعلیمی قابلیت ۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند ۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔ ۶۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت احمدیہ یا پریذیڈنٹ صاحب اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق

نوٹ:۔ (۱) تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

(۲) جو امیدوار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو۔ ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے۔ ورنہ انہیں انجمن کی سروس سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔

(۳) مضامین امتحان:۔ دینی واقفیت۔ انگریزی مضمون نویسی۔ اردو واقفیت عامہ اور حساب ان سب کے لئے ایک ہی پرچہ ہوگا۔

(عبدالحق رامہ ناظر بیت المال آمد)

اعلانات دار القضاء

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ ساکن محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے لکھا ہے کہ میرے خاوند مکرم عبداللطیف صاحب خوشنویس بتاریخ ۲۳/۲ فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی ایک امانتی رقم مبلغ -/۱۰۱ روپے کھاتہ ۲۷۵۵/۱۸۵۴ امانت تحریک جدید میں جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے دلائی جائے اس درخواست پر مکرم عبدالغفور صاحب برادر عبداللطیف مرحوم کی تصدیق مندرج ہے۔ اور بطور گواہ مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقف زندگی اور مکرم محمد اسحاق صاحب کلرک ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے دستخط ہیں۔ علاوہ ازیں مکرم ڈاکٹر سراج دین صاحب صدر محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے بھی تصدیق کی ہوئی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو ۲۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

۲۔ مکرم محمد الدار چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری چراغ الدین صاحب آف گوکھووال چک ۲۷۶/ر۔ب ضلع لائلپور حال ساکن محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میں ہاتھوں سے کام کرنے سے معذور ہو گیا ہوں اسلئے ازراہ ترحم محترم والد صاحب چوہدری چراغ دین صاحب نے میری مالی مدد کرنے کے لئے اپنا ملکیتی قطعہ نمبر ۲۵/۱۹ واقع محلہ دار النصر میں سے ۱۵ مرلہ اراضی بطور عطیہ مجھے دی ہوئی ہے لہذا ۱۵ مرلہ اراضی والد صاحب مرحوم والی میرے نام منتقل کی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۲۰ یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء)

درخواست ہائے دعا:۔ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب نمبردار کانگڑھ مرحوم محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ تقریباً ایک ہفتہ سے مختلف عوارض سے صاحب فراش ہیں۔ دو تین دفعہ بیہوشی کے دورے بھی پڑ چکے ہیں۔ بہت کمزور اور نڈھال ہو چکی ہیں۔ بزرگان کرام و احباب

تو ہے انسان کا نقطہ معراج

83

(مکرم نسیم سیفی صاحب ربوہ)

تُو نے کھولا ہے زندگی کا راز — تجھ سے آئی خیال میں پرواز
آدمی بڑھ گیا فرشتوں سے — تیری تعلیم کا ہے یہ اعجاز
تھا ترے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ — غیب کی تھی صدا تری آواز
تُو نے مُردوں کو زندگی بخشی — اور بقا سے کیا انہیں ممتاز
خواجگی کی عطا غلاموں کو — بادشاہی ہوئی ہے فقر نواز
ہر فدائی ترا ہے خود آگاہ — جانسپاری میں ہے خودی کا راز
تیری ہر بات صورت مشعل — تیرا ہر کام روح کا دمساز
تُو نے بتلائے عابد و معبود — تُو نے سکھلائے انکسار و نیاز
تُو نے تاریکیوں کو دی ہے ضیائ — اور ضیاء کو دیا نیا انداز
تُو نے ہر اک کو اک مقام دیا — کوئی محمود اور کوئی ایاز
آنسوؤں کو گہر کیا تُو نے — آہ و نالہ ہوئے فلک پرواز
چیر دیتے ہیں آسماں کا جگر — کیسے پیدا کئے ہیں تیر انداز
تُو نے جب درسِ لا الٰہ دیا — بت شکن بن گئے جو تھے بت ساز
تُو نے کردی ہے مختصر ورنہ — منزلِ شوق تو تھی دور دراز
تُو ہے انساں کا نقطۂ معراج — بندگانِ خدا کا بندہ نواز
تُو ہے محبوبِ خالقِ کونین — تجھ کو حاصل ہے قرب بے انداز

تیرا مدحت سرا ہوا ہے نسیم!
اس کو توفیق دے خدائے عظیم

جماعت دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرماوے۔ عاجز کی اپنی صحت بھی کمزور ہے دعا کی درخواست ہے (عبدالکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی عفی عنہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۔ میرے بھائی جان مرزا کرامت اللہ ایم اے ہسٹری کا اور چھوٹے بھائی جان علی حیدر صاحب اُپلی پی ایس سی واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں درجہ رابعہ کا امتحان دے رہے ہیں دونوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے از روبینہ وحیدہ دفتر میاں محمد شفیع ریٹائرڈ ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ گوجرہ ضلع لائلپور

حب اکسیر (رضاء مولیٰ کی شہرہ آفاق) فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

رقوم بلا تفصیل

بعض جماعتوں کے عہدیداران مال اور بعض دوسرے افراد خزانہ صدر انجمن میں رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل نہیں بھیجتے کہ وہ رقوم کس کس مد میں جمع کی جائیں۔ ایسی تمام رقوم مد بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تفصیل حاصل کرنے کیلئے بار بار لکھنے کے باوجود بھی بعض احباب تفصیل نہیں بھجواتے۔

لہذا تمام احباب کی خدمت میں جنہوں نے کوئی رقم بلا تفصیل بھیجی ہوئی ہے۔ گذارش کی جاتی ہے کہ اس رقم کی تفصیل جلد از جلد ارسال فرمائیں اور آئندہ بھی ہر رقم بھجواتے وقت وضاحت سے لکھا جاوے کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں مد میں داخل کی جائے۔ مدّ لا تین ماہ انتظار کرنے کے بعد ایسی رقوم چندہ عام کی مد میں داخل کر لی جاتی ہیں۔ اور پھر بعد میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب ہوگا۔ تو اس کی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہوگی۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

قابل تقلید نمونہ

محترمہ کرم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری پیراں دتہ صاحب مرحوم چک $\frac{56}{12-L}$ ضلع بہاولنگر نے ⅒ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اور اب انہوں نے ⅒ حصہ کی بجائے ⅓ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصیہ کے مال و جان میں برکت ڈالے اور دین و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

فہرست عارضی واقفین

۲۶۸۷ - مکرم رائے خضر حیات صاحب چک $\frac{168}{\text{ٹی ڈی اے}}$ شمالی چک منگلا ضلع سرگودھا

۲۶۸۸ - مکرم ادریس حبیب صاحب کوئٹہ

۲۶۸۹ - مکرم میاں محمد دین صاحب جھنگ صدر

۲۶۹۰ - مکرم سیٹھی رشید احمد صاحب کنری۔ ضلع تھر پارکر

۲۶۹۱ - مکرم بہاول بخش صاحب چک $\frac{116}{\text{ٹی ڈی اے}}$ شمالی۔ ضلع سرگودھا

۲۶۹۲ - مکرم عزیز احمد صاحب تلونڈی کھجور والی۔ ضلع گوجرانوالہ

۲۶۹۳ - مکرم محمد افضل صاحب میر ڈگری۔ ضلع گوجرانوالہ

۲۶۹۴ - مکرم حسن دین صاحب دریا پور۔ ضلع سیالکوٹ

۲۶۹۵ - مکرم عطاء اللہ صاحب جوڑا سگھر۔ ضلع شیخوپورہ

۲۶۹۶ - مکرم غلام علی صاحب گھمن چک $\frac{139}{\text{ر ب}}$ ضلع لائل پور

۲۶۹۷ - مکرم محمد دین صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور

۲۶۹۸ - مکرم ناظر علی صاحب چک $\frac{6}{R.B}$ کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور

۲۶۹۹ - مکرم نور احمد صاحب اوجے مانگٹ ضلع گوجرانوالہ

۲۷۰۰ - مکرم صوفی محمد صدیق صاحب رسول نگر ضلع گوجرانوالہ

۲۷۰۱ - مکرم محمد اسحاق صاحب چک $\frac{246}{R.B}$ گوکھووال ضلع لائلپور

۲۷۰۲ - مکرم چوہدری جان محمد صاحب ڈیرہ مان سنگھ ضلع شیخوپورہ

۲۷۰۳ - مکرم چوہدری سردار محمد صاحب ڈیرہ مان سنگھ ضلع شیخوپورہ

۲۷۰۴ - مکرم حاجی محمد حبیب صاحب موضع کالیہ۔ ضلع شیخوپورہ

۲۷۰۵ - مکرم چوہدری سردار خان صاحب چک $\frac{35}{\text{جنوبی}}$ ضلع سرگودھا

۲۷۰۶ - مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ

۲۷۰۷ - مکرم غلام رسول صاحب چک ۸۴ جنوبی شیخ پور ضلع سرگودھا

۲۷۰۸ - مکرم چوہدری نور دین صاحب۔ دریا پور ضلع سیالکوٹ

۲۷۰۹ - مکرم بشیر احمد صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ

۲۷۱۰ - مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب نوکوٹ ضلع تھر پارکر

۲۷۱۱ - مکرم خلیل احمد صاحب سیٹھی نوکوٹ ضلع تھر پارکر

۲۷۱۲ - مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب انجینئر شیخوپورہ

۲۷۱۳ - مکرم رائے محمد خان صاحب جھنگڑ حاکم والا۔ ضلع شیخوپورہ

۲۷۱۴ - مکرم مبارک احمد صاحب بھڑوہ ضلع سیالکوٹ

۲۷۱۵ - مکرم محمود احمد صاحب بھڑوہ ضلع سیالکوٹ

(باقی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر

نصرت رائٹنگ پیڈ

جس پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے

بہترین سرمہ

خارش پانی بہنا۔ ناخنہ پھولا وغیرہ امراض کا بہترین علاج

منعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ہے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۴

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے

مریضوں اور ضعیفوں کیلئے

ارزاں ریٹ پر کھانے والے چوزے حاصل کریں۔

(مینیجر)

وقت کی پابند لونا ئیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی پسند

تفصیل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۱-۰۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۴-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۷-۱۵	۹-۱۵	۳-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا لاہور	۷-۱۵	۹-۳۰	۴-۴۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

محمد علی ظفر
برائے مینیجر

زیورات کے متعلق ہر قسم کی ضروریات کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں۔ پاک جیولرز گولبازار ربوہ

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰

چھوٹے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
شادی بیاہ کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
۱- شاخ خاص کوالٹی ۱ سکٹ وسوچ کٹ آؤٹ ۱۵ ایمپئر تھری پن پورسلین
۲- پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپئر تھری پن
۳- ساکٹ ۱۵ ایمپئر تھری پن پورسلین
۴- ساکٹ ۵ ایمپئر ٹو پن پورسلین
شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ

ضرورت ہے انجن ڈرائیور اور مزارعان

تحصیل خانیوال موضع ... آباد جگہ پر ٹیوب ویل کے لئے ایک مستری کام از کم ۵ سالہ تجربہ صحت مند، مصدقہ پرچہ بیڈٹ کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند ڈرائیور اور مزارعان بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت فوری رجوع کریں۔
(خاکسار چوہدری فرزند علی۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

ہر قسم کا چمڑا کینوس کے ٹرنک سوٹ کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۸۱ انارکلی۔ لاہور

اعلان

دسویں۔ ایف اے اور بی اے کے طلباء و طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس گرمیوں کی چھٹیوں میں کہیں نہیں جائیں۔ اس لئے مجھ طلباء اور طالبات انگریزی کی کنڈیشن اور سپلیمنٹری امتحان کلیر کرنا چاہتے ہیں وہ انگلش میں مجھ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کامیابی کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے ... سال میرا کیس سو فیصدی ٹھیک رہا۔
(سید عبد الجلیل۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ دارالصدر وسطی۔ ربوہ)

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور (رجسٹرڈ)
اطباء ڈاکٹر ... اور بڑی بزرگ ہستیوں کو گردید اور ... مجسم ... جلد ... فی تولہ ۲ روپے

قرآنی حقائق بیان کرنے والا
ماہنامہ الفرقان ربوہ
تبلیغی و علمی مجلہ۔ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (مینیجر الفرقان ربوہ)

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج مکمل کورس تیس روپے ۳۰

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔
مکمل کورس ۲۰ روپے

ادویات ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

معتدل مقویات (TONICS)
ہماری تیار کردہ مقویات TONICS موسم گرما میں بھی موثر مفید اور بے ضرر ہیں۔
بے بی ٹانک۔ بچوں کی اکسیر غذا اور ٹانک ۔۔۔ ۳ روپے
برین ٹانک دماغ اور حافظہ کو تقویت دیتا ہے ۔۔۔ ۳
جنرل ٹانک عام ضعف اور اعصابی کمزوری کے لئے ۔۔۔ ۴
سپیشل ٹانک ہر قسم کی کمزوری دور کرتی ہے ۔۔۔ ۵
سپیشل کورس ۔۔۔ ۱۰
ری جووینیٹنگ کورس (...) ۔۔۔ ۳۰
کیور ویل میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا فوم گلاف، پیڈ گلاف، سیٹ لبنز، فرش دریاں، کمبل تولئے، چادریں، تھڑیاں، خیمے، بے خوف، اور پردے میل سکتے ہیں۔
وسیم اپہولسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار
لائل پور

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

بعدالت جناب سول جج صاحب نارووال

نوٹس

فتح دین ولد بدھو قوم ترکھان سکنہ جوندہ پنڈ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

بنام عوام الناس

نوٹس زیر کھنڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی۔ درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ جانشین مسمی محمد انور ولد فتح دین ساکن جوندہ پنڈ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ ہرگاہ کہ مسمی فتح دین ولد بدھو قوم ترکھان سکنہ جوندہ پنڈ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ نے برائے حصول سرٹیفکیٹ جانشینی متوفی مذکور عدالت ہذا میں درخواست دی ہے جس میں تاریخ پیشی مورخہ ۲/۷/۶۸ مقرر ہوئی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہٰذا اعلام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اگر جائداد متوفی مذکور کی بابت سائل کو سرٹیفکیٹ دیئے جانے میں کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ مقررہ پر ۸ بجے صبح عدالت ہذا میں حاضر آکر اعتراض کرے ورنہ سائل کے حق میں سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔ آج مورخہ ۵/۶/۶۸ کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ولادت

خاکسار کو مورخہ ۵/۶/۶۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکی عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالرحمن تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے بچے کے خادم دین، نیک، صالح اور عمر دراز پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالرحمن ایجنٹ اخبار الفضل ۶ طوغی روڈ۔ کوئٹہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں۔

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۵ احسان تا ۲۱ احسان ۱۳۴۷ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قیام فرما رہے۔ حضور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور علاوہ اور مصروفیات کے روزانہ نمازوں کے لئے باہر تشریف لاتے اور احباب کو ملاقات کا شرف بخشتے رہے۔ ۱۵ اور ۱۷ احسان کو حضور مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد بہت دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ ۲۱ احسان کو حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا انسان کی فلاح اور خوشحال زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کو جاننا اور ان کی صحیح معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ حضور نے سورہ فاتحہ میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کی چار امہات الصفات میں سے ربوبیت اور مالکیت یوم الدین کی صفات کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔

---

(۲) گزشتہ ہفتہ کے اوائل سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور میں قیام فرما ہیں۔ وہاں آپ کی طبیعت ٹانگ میں درد کی تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ نیز ضعف بھی بہت ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

---

(۳) محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ۔ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ ایک ماہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ اس عرصہ میں آپ کو جگر کے ورم کی دوائیاں دی جاتی رہی ہیں۔ اور اب بھی وہی جاری ہیں۔ جگر کے ورم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً کمی ہوئی ہے گو ابھی تک ورم ہے۔ وزن جو پہلے گر گیا تھا اس میں اور عام صحت میں ابھی کوئی خاص فرق محسوس نہیں ہوا۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے جملہ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی ہے کہ وہ التزام سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محمودہ بیگم سلمہا کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور صحت پوری طرح بحال فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

---

(۴) محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے قیام ربوہ کے دوران دفتر وقف عارضی میں تشریف لا کر فارم وقف پُر کیا تھا۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں فارم پیش ہونے پر حضور نے فرمایا کہ وہ آئرلینڈ کے کسی مقام پر عرصہ وقف زندگی گزاریں۔ چنانچہ دفتر وقف عارضی کی طرف سے محترم چوہدری صاحب کو یہ اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔

---

(۵)۔ مبلغ نائیجیریا مکرم نصیر الدین احمد صاحب نے لیگوس (نائیجیریا) سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مع اہل و عیال بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے نائیجیریا جانے کے لئے ۱۲ احسان کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔

---

(۶) مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اعلان کیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ کا ۲۶ واں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس اور امراء کرام و صدر صاحبان کی ذمہ داری

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس یکم ماہ وفا (جولائی) سے ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا منشاء ہے کہ اس کلاس کے لئے معزز طلبہ تمام جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ آئیں جو شوق سے قرآن مجید پڑھیں اور پھر اپنے اپنے ہاں پڑھائیں۔

امراء کرام و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرما کر ہم خرما و ہم ثواب کا موقع حاصل کریں۔ ایسے تمام آنے والے طلبہ کی خوراک و رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہے۔ امراء و صدر صاحبان اپنی طرف سے بھیجے گئے طلبہ کو ایک تصدیقی چٹھی ضرور دیں۔ تمام طلبہ ۳۰ احسان (جون) کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ یکم وفا کو علی الصبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن وعدہ جات دو تہائی سے زائد ادا کئے جائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ۳۰ احسان ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۳۰ جون ۱۹۶۸ء) کو ختم ہو رہا ہے اس مبارک تحریک میں عطیہ کا وعدہ کرنے والے احباب کوشش فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق ان کے وعدہ میں سے دو تہائی سے زائد رقم ادا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

متعلقہ عہدہ داران مقامی براہ مہربانی وعدہ کنندگان احباب کو یاد دہانی کروا کر ان سے معیاد کے مطابق وصولی کی کوشش فرما دیں۔ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجوائے جائیں۔ اور دوسرے سال کے آخر تک کی کیفیت کی رپورٹ ۱۰ جولائی تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں تاکہ اس کے مدنظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ عرض کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

ناظمین اضلاع انصار اللہ کے انتخابات

انصار اللہ کے ناظمین اضلاع کے تقرر کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ اب آئندہ تین سال کے لئے نئے انتخابات ہوں گے۔ قواعد کے مطابق یہ انتخابات امراء اضلاع کی صدارت میں ہوں گے اور ان انتخابات میں متعلقہ ضلع کے صرف زعماء مجالس انصار اللہ شریک ہوں گے امراء کرام کی خدمت میں بھی ان سے متعلقہ اضلاع کے زعماء کی فہرستیں مع مکمل پتہ جات ارسال کر دی گئی ہیں۔ تمام امراء سے درخواست ہے کہ وہ ایک تاریخ معین کر کے ضلع کے زعماء کو بلائیں اور انتخاب کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انتخاب کی مکمل رپورٹ بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دی جائے۔

نوٹ: جب تک نئے انتخابات کی منظوری نہ بھجوا دی جائے سابقہ ناظمین کام کرتے رہیں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہاکی کا نمائشی میچ

ربوہ۔ آج بروز جمعہ ۲۱ احسان بوقت ۶ بجے شام صدر انجمن احمدیہ گراؤنڈ میں ایک ہاکی کا نمائشی میچ تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم اور ریلوے الیف (ریشین) سرگودھا کے مابین ہو رہا ہے۔ شائقین حضرات سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں اور کالج کے طلباء کی حوصلہ افزائی فرما دیں۔

(عبدالرشید غنی پریذیڈنٹ ہاکی ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴